ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

عبدالمنان معاویہ

ایک بار پھر یہود نے امتِ مسلمہ کی غیرت وحمیت کا امتحان لینے کی غرض سے ایک ذلیل حرکت کی ہے جس پر پوری امت مسلمہ سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے جلسہ وجلوس نکالے جا رہے ہیں احتجاجی تقریریں کی جا رہی ہیں اور امریکہ کے پرچم نذرِ آتش کیے جا رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ سب کچھ غیرت دینی کے سبب کیا جا رہا ہے اور ہمارے بس میں جتنا ہے اتنا کرنا بھی چاہیے۔

لیکن ہمیں ایک بار سنجیدگی سے سوچنا چاہیے کہ یہود ونصاریٰ ایسا بار بار کیوں کر رہے ہیں؟

ایک طرف سقوط افغانستان وعراق جیسے سانحات جس سے پوری امت مسلمہ مغموم ہے، ابھی چند روز قبل برما میں مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام، اور دن بہ دن پاکستان کی بگڑتی صورتحال جس نے ملک پاکستان کے لوگوں کو ڈیپریشن کا مریض تقریباً ہی بنا دیا ہے، دوسری طرف ایسی نازیبا حرکات جن کی اجازت دنیا کے مذاہب کو چھوڑیئے ایک سنجیدہ طبقہ بھی نہیں دے گا۔

مسلمانوں نے اپنے تمام تر اختلافات کے باوجود سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یا سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی گستاخی کی؟ نہیں کی، اگر آپ کہیں کہ مسلمان تمام انبیاء کرام علیہ السلام کو مانتے ہیں اُن پر ایمان رکھتے ہیں وہ ان کی گستاخی نہیں کر سکتے تو بھی میں آپ سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ مسلمانوں نے کبھی بھی ''رام کرشن، بابا گرونانک، زردشت، کنفوشس'' یا دیگر اقوام عالم کے مذہبی پیشواؤں کی گستاخی کی اس سوال کا جواب یقیناً نفی میں آئے گا تو اگلا سوال یہ ہے کہ یہود ونصاریٰ کیوں بار بار مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیلتے ہوئے مسلمانوں کی محبوب ترین شخصیت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص کرتے ہیں اور قرآن پاک جیسی لاریب کتاب کی بے حرمتی کرتے ہیں۔

آج ہمیں اُن وجوہات کی طرف توجہ مبذول کرنی ہوگی جن کی وجہ سے وہ لوگ بار بار اس فعل بد کے مرتکب ہو رہے ہیں ایک بار جلسہ کر لینے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا ہاں احتجاج ریکارڈ کروانا چاہیے لیکن کیوں نہ ایسا قدم اٹھایا جائے جس سے وہ لوگ مجبور ہو جائیں کہ ایسی حرکت دوبارہ نہ کریں اور کسی میں ایسی جرات نہ ہو کہ وہ مسلمانوں کی محبوب ترین شخصیت آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کریں یا قرآن کریم کی بے حرمتی کریں اس کے لیئے ہمیں زبانی دعووں سے ہٹ کر عملی اقدام اٹھانے ہوں گے۔

۱۔ سب سے قبل مسلمان علماء کی ایک جماعت امریکی سفیر ودیگر رہنماؤں سے مل کر امت مسلمہ کے جذبات وتحفظات سے انہیں آگاہ کریں یہ ایک سنجیدہ طریقہ ہے۔

۲۔ اسلامی ذہنیت رکھنے والا ایک تھنک ٹینک وجود میں آئے اور وہ فعال بھی ہو اس سے قبل مکہ مکرمہ کے چند علماء

نے ایک تھنک ٹینک کا اعلان کیا تھا لیکن وہ فعال نہ ہوسکا سب کی اپنی اپنی مجبوریاں تھیں، اس تھنک ٹینک میں نام ورعلماء کرام (صرف اہلیان اسلام یعنی کفر واسلام کا ملغوبہ نہ ہوجیسا کہ پہلے بہت سی کونسلیں بنی ہوئیں ہیں) اور کالج ویونیورسٹیوں کے پروفیسرز، اسکالرز اور جنگی ماہرین، اقتصادی ماہرین شامل ہوں جن کی کم از کم نشست سہ ماہی ضرور ہو۔

۳۔ ہمیں غیر ملکی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا چاہیے یہ کام ذرا مشکل ہے لیکن اس کا سہل طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے اردگرد غور کریں کہ کن چیزوں کی آپ کو اشد ضرورت ہے اور کن چیزوں کے بغیر آپ کا کام چل سکتا ہے جن اشیاء کے بغیر آپ کے رہن سہن میں فرق نہ آئے انہیں فی الفور ترک کردیں اور جو ضرورت کی اشیاء ہیں اب ان پر غور کریں کہ اُن کے متبادل اشیاء مارکیٹ میں دستیاب ہوں تو ان کا استعمال بہتر ہے اور اگر بالفرض ان کے متبادل اشیاء مارکیٹ میں نہیں تو آپ ان سے حتٰی الوسع نجات حاصل کرنے کی سعی کریں ہاں قربانی کے بغیر مقصد حاصل نہیں ہوتے۔

۴۔ دنیا کی ہر زبان میں اسلامی ویب سائٹس تیار کی جائیں جو دنیا کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کریں خاص کر اُن پوائنٹس پر مواد شامل ہو جن پر یہود ونصاریٰ اعتراضات کرتے ہیں یعنی اسلام کے ان احکامات کی مدلل تشریح ہو جس کو بنیاد بنا کر یہود ونصاریٰ مسلمانوں کو موردِ طعن ٹھہراتے ہیں اور لب ولہجہ داعیانہ ہو۔

۵۔ اس وقت دنیا میں نظام جمہوریت نافذ ہے اس نظام سے اختلاف اپنی جگہ لیکن چونکہ یہ نظام دنیا میں اکثر مما لک بشمول پاکستان میں نافذ ہے تو آپ ایسے شخص کو ووٹ دیں جس میں اسلامی حمیت وغیرت کی ذرا سی رمق ہو کیونکہ عوامی احتجاج اپنی جگہ لیکن اگر اس وقت صرف اور صرف پاکستان کی اسمبلی سے اُس ملعون شخص کے خلاف متفقہ آواز بلند ہوتی تو اس کا اثر عوامی جلسہ جلوسوں سے کئی گنا موثر ثابت ہوتا اس لیے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کا انتخاب کیا جائے جن میں اسلامیت باقی ہو جو ایسے مواقع پر اپنا فرض ادا کریں۔

یہ پنجگانہ امور ایسے ہیں کہ اگر ان پر عمل درآمد شروع ہو جائے اور سب سے اہم ہمارا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس سے مضبوط ہو جائے ہم اُن کے نقش پاء پر چلنے والے بن جائیں تو انشاء اللہ جلد ہی موثر نتائج برآمد ہونگے۔ یہ یہود ونصاریٰ کی کاروائیاں صرف اور صرف مسلمانوں کی آزمائش ہے کہ کیا ابھی بھی ان میں جوش وخروش باقی ہے یا نہیں۔

ورنہ وہ کوئی بے وقوف تھوڑے ہیں کہ کروڑوں ڈالر لگا دیتے ہیں جس کی پذ ایرئی کے بجائے الٹا مخالفت ہوتی ہے یہ بات بھی صحیح ہے کہ یہود ونصاریٰ کے دلوں میں بغض پوشیدہ ہے لیکن وہ آج سے تو نہیں ہے اور خاص کر سقوط افغانستان کے ساتھ ہی بغض کا اظہار شروع ہو گیا آئے دن کوئی نہ کوئی واقعہ وہ صرف اور صرف ہمارا امتحان لینے کے لیے کر رہے ہیں کہ ''جذبۂ جہاد'' دینِ اسلام پہ مرمٹنے کا جذبہ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق ومحبت اور ان کی محبت میں سرشار ہو کر جہاد کرنے کا جذبہ ابھی باقی ہے یا نہیں..... یہ صرف ایک ٹیسٹنگ ہے جو وہ وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں یہ بات یقینی ہے کہ ''عشق کے امتحاں ابھی اور بھی ہیں'' اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ کام عملی کرنا ہے یا خالی زبان سے کام چلانا ہے۔

انتظامیہ